باب۔ ۵۳

مناقبِ انصارؓ

[وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّـهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ،(التوبۃ:۱۰۰)]

[لَّقَد تَّابَ اللَّـهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ،(التوبۃ:۱۱۷)]

حدیث ۳۵۱۱: میں نے انسؓ سے دریافت کیا کہ ذرا انصار نام کے متعلق بتائیے کہ یہ نام آپ لوگوں نے رکھا تھا، یا اللہ تعالیٰ نے یہ نام دیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ نام ہم نے نہیں بلکہ اللہ نے رکھا ہے۔۔۔ جب ہم انسؓ کے پاس جایا کرتے تو وہ انصار سے متعلق قصے تفصیل سے بیان کرتے۔ راوی: غیلان بن جریرؓ۔

حدیث ۳۵۱۲: جنگ بُعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (کی کامیابی) کے لیے پہلے سے مقرر کر رکھا تھا۔۔۔ جب رسول اکرمؐ مدینہ تشریف لائے تو ان کی جماعتیں پراگندہ ہوگئی تھیں۔ ان کے سردار کچھ زخمی اور کچھ مارے گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پہلے سے یہ دن ان جماعتوں کے اسلام میں داخل ہونے کے لیے مقرر کر دیا تھا جو بعد میں "انصار" کے لقب سے نوازی گئیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۱۳: انسؓ کہتے ہیں کہ رسالت مآبؐ نے قریش کو فتح مکہ کے دن کچھ عطیہ دیا۔ تو انصار نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہماری غنیمتیں ان ہی کے حوالے کی جا رہی ہیں! یہ خبر رسول اکرمؐ تک پہنچی تو آپؐ نے انصار کو بلا کر فرمایا "کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں کو غنیمت کا مال لے کر جائیں لیکن جب تم لوگ اپنے گھروں کو جاؤ تو اپنے رسول کو ساتھ لے کر جاؤ؟ جس میدان یا گھاٹی میں انصار چلیں گے، میں بھی ان کے ساتھ ساتھ رہوں گا۔ راوی: ابوالتیاحؒ۔

حدیث ۳۵۱۴: ارشاد نبویؐ ہے کہ انصار جس میدان یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی اسی میں چلوں گا۔۔۔ اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۵۱۵،۳۵۱٦: (حضورؐ نے مہاجر عبدالرحمٰنؓ اور انصار سعد بن ربیعؓ کے درمیان اخوت کروادیا۔ سعدؓ نے اپنے مال اور ازواج کے دو حصے کیے اور کہا کہ ایک حصہ تم لے لو۔ عبدالرحمٰنؓ نے اس پیشکش سے انکار کیا اور بنی قیقاع کے بازار جا کر پنیر اور گھی کا باقاعدہ کاروبار کیا۔ اس میں انھیں کامیابی ہوئی۔ اس قدر کہ انھوں نے شادی کی تو بیوی کو مہر میں ایک گٹھلی سونا دیا۔ پھر ان سے نبی کریمؐ نے فرمایا، اب تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو): یہ دونوں مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲۔ راویان: ابراھیم بن سعد اور انسؓ۔

حدیث ۳۵۱۷: انصار نے (رسول اکرمؐ سے) عرض کیا، آپؐ ہمارے اور مہاجرین کے درمیان کھجوروں کے درخت کی تقسیم فرمادیجیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، نہیں۔ انصار نے کہا، تو پھر مہاجرین ہمارے کھیتوں میں آکر محنت کریں اور اس کے بعد پھلوں میں شراکت دار بن جائیں۔ مہاجرین نے کہا، ہمیں یہ قبول ہے۔ راوی: ابوہریرہ۔

حدیث ۳۵۱۸: میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ انصار سے تو مومن محبت رکھے گا اور ان سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا۔۔۔ اور جو انصار سے محبت رکھے گا اللہ اس سے محبت رکھے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۳۵۱۹: ارشاد نبی ہے کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی عللامت ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۵۲۰: میں نے دیکھا، (انصار کی) کچھ عورتیں اور بچے غالباً کسی شادی کی تقریب سے لوٹ رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر نبی مکرمؐ کھڑے ہوگئے اور تین مرتبہ فرمایا، "خدا شاہد ہے تم، مجھے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہو"۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۵۲۱: ایک انصار خاتون اپنے بچے کو لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچیں۔ دوران گفتگو آپؐ نے ان سے دو بار فرمایا، "خدا کی قسم! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۵۲۲،۳۵۲۳: انصار نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا ہر نبی کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں، اور ہم نے آپؐ کی پیروی کی ہے۔ لہٰذا اللہ سے دعا کیجے کہ ہمارے پیروکار ہمارے گروہ میں سے بنادے۔ چناں چہ حضورؐ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ راوی: زید بن ارقمؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۵۲۴،۳۵۲۵: رسول اکرمؐ نے فرمایا، سب سے بہترین انصاری گھرانہ، بنی نجار کا ہے، پھر بنی عبد الاشہل کا، پھر بنی حارث بن خزرج کا اور پھر بنی ساعدہ کا ہے۔ اور ویسے تو ہر انصاری گھرانے میں بہتری ہے۔ راوی: ابو اسیدؓ۔

حدیث ۳۵۲۶: (یہ حدیث بھی گذشتہ حدیث کی تکرار ہے۔ البتہ یہاں اس بات کا اضافہ ہے کہ): ابو اسیدؓ نے ایک ملاقات پر سعد بن عبادہؓ سے کہا، "کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول مکرمؐ نے انصار کی فضیلت بیان کی تو ہمیں سب سے آخر میں رکھا۔ جب سعدؓ آنحضرتؐ سے ملے تو اس کا تذکرہ کیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا، "کیا یہ بات تمھیں کافی نہیں کہ تم بہترین لوگوں میں سے رہے"؟ راوی: ابو حمیدؓ۔

حدیث ۳۵۲۷،۳۵۲۸: ایک انصاری نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا آپؐ فلاں شخص کی طرح مجھے عامل (یعنی گورنر) نہیں بنائیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا، "تم میرے بعد اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہوئے پاؤ گے تو صبر کرنا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملو"۔ راویان: اسید بن حضیرؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۵۲۹: نبی مکرمؐ نے جب انصار کو بحرین کی جاگیریں ان کے نام لکھنے کے لیے بلوایا تو انصار نے عرض کیا کہ یہ ہمیں اس طرح سے منظور ہے کہ ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی آپؐ ایسی ہی جاگیریں عطا فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تمھیں منظور نہیں ہے تو اب صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے (حوض کوثر پر) ملو، کیوں کہ میرے بعد تمھارے مقابلے میں دوسروں کو ترجیح ہوگی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۵۳۰ تا ۳۵۳۲: جنگ خندق کے دن انصار، یہ رجز پڑھ رہے تھے، "ہم ہی ہیں وہ لوگ جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تا زندگی جہاد کی بیعت کی ہے"۔ تو آنحضرتؐ انھیں جواب دیتے، "اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے، پس انصار اور مہاجرین کی عزت افزائی فرما"۔ (قتادہؓ اور سہلؓ کی روایات کے مطابق ہے: اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے، پس انصار اور مہاجرین کی "مغفرت" فرما)۔ راویان: انس بن مالکؓ اور سہلؓ۔

حدیث ۳۵۳۳: آنحضورؐ کے پاس ایک شخص آیا تو آپؐ نے اس کے لیے اپنے گھر سے کھانا لانے کے لیے ایک آدمی کو بھیجا۔ وہاں سے جواب آیا کہ اس وقت ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔

Siddiqui Publications

تو نبی مکرمؐ نے فرمایا، کون ہے جو اس مہمان کو اپنے ساتھ لے جائے؟ ایک انصاری نے عرض کیا، میں۔۔۔ اور وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور اپنی زوجہ سے کہا کہ یہ آنحضورؐ کا مہمان ہے اس کی خوب خاطر کرنا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس تو صرف اپنے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا، چراغ روشن کر دو اور بچوں کو سلا دو۔ کھانا نکالا گیا اور مہمان کو پیش کیا گیا لیکن ساتھ ہی چراغ گل کر دیا گیا تا کہ مہمان یہ سمجھے کہ سب کھا رہے ہیں۔ صبح کو جب انصاری رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ رات تمھارے کام سے بہت خوش ہوا۔ اور یہ آیت نازل فرمائی۔ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، یعنی وہ (مہاجرین کو) اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ کہ خود حاجت مند ہوتے ہیں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہی ہیں کامیاب اور فلاح پانے والے، (الحشر:۹)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۵۳۴تا۳۵۳۶: آنحضرتؐ بیمار تھے۔ انصار بیٹھے رو رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کا ادھر سے گذر ہوا تو وجہ دریافت کی۔ معلوم ہوا کہ حضورؐ کی بیماری پر افسردہ ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے جا کر نبی مکرمؐ سے اس واقعے کا تذکرہ کیا۔ آپؐ سر پر چادر لپیٹے باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا، "میں تمھیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اس لیے کہ وہ میرے معدے اور زنبیل کے درجہ میں ہیں۔ انھوں نے تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور اب ان کے حقوق باقی ہیں۔ لہٰذا ان میں سے نیکو کاروں کی نیکی قبول کرنا اور خطا کاروں کی خطا کو درگذر کر دینا"۔ راویان: انس بن مالکؓ اور ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۵۳۷: رسول معظمؐ کے پاس تحفے میں ایک ریشمی حلّہ آیا تو لوگ اس کی نرمی سے متاثر ہو رہے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا، "تم کو اس کپڑے کی نرمی پر تعجب ہے، جب کہ (جنت میں) سعد بن معاذ کے رومال اس سے اچھے ہیں"۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۳۵۳۸: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سعد بن معاذؓ کی موت سے عرش بھی ہل گیا۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۳۵۳۹: کچھ لوگ (یہودی بنی قریظہ) سعد بن معاذؓ کی ثالثی تسلیم کرتے ہوئے (قلعہ سے) باہر نکل آئے۔ آپ کو نبی کریمؐ نے طلب فرمایا۔ جب سعدؓ محفل میں پہنچے تو آنحضرتؐ نے فرمایا،

Siddiqui Publications

"اپنے سردار کے اعزاز میں کھڑے ہو جاؤ"۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ تمھاری ثالثی پر باہر نکل آئے ہیں۔ اب ان کے متعلق تمھارا کیا فیصلہ ہے؟ انھوں نے جواب میں کہا، میرا خیال ہے کہ ان میں جو لڑائی کے قابل ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا جائے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۳۵۴۰: دو آدمی ایک تاریک رات میں رسالت مآبؐ کے پاس سے نکلے تو ان دونوں کے سامنے یکایک ایک نور ظاہر ہوا۔ حتیٰ کہ وہ جب جدا ہوئے تو وہ نور بھی ان کے ساتھ الگ الگ ہو گیا۔ (حمادؓ کے مطابق یہ اسید بن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ تھے)۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۵۴۱: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ "قرآن چار شخصوں سے پڑھو۔۔۔ عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل"۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۴۹۴، ۳۴۹۵)۔

حدیث ۳۵۴۲: (انصار میں بہترین گھرانے سے متعلق حضورؐ کا فرمانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۵۲۴، ۳۵۲۵ اور حدیث ۳۵۲۶۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۵۴۳: (عبداللہ بن عمرؓ کے عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں تاثرات): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۹۴، ۳۴۹۵۔ راوی: مسروقؓ۔ (اور دیکھیں اوپر بیان کردہ حدیث ۳۵۴۱)۔

حدیث ۳۵۴۴: نبی اکرمؐ نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمھیں لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ،(البینہ:۱)، سناؤں۔ تو انھوں نے عرض کیا، کیا اللہ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا" ہاں"۔ تو ابی ابن کعبؓ بے اختیار رونے لگے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۵۴۵: انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ زمانہ رسالت میں چار اشخاص نے قرآن پاک کو جمع کیا، اور وہ چاروں انصاری تھے۔ ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابو زیدؓ اور زید بن ثابتؓ۔ میں نے ان سے پوچھا یہ ابو زیدؓ کون ہیں؟ انھوں نے کہا، وہ میرے چچا تھے۔ راوی: قتادہؓ۔

حدیث ۳۵۴۶: جنگ اُحد میں جب لوگ رسول اکرمؐ کو چھوڑ کر بھاگنے لگے تو صرف ابو طلحہؓ ہی تھے جو آنحضرتؐ کے آگے آکر اپنے آپ کو ایک ڈھال سے چھپائے موجود تھے۔ وہ ایک اچھے تیر انداز تھے۔ ان کی کمان بہت سخت ہونے کے باوجود، اُس دن وہ اپنی دو تین کمانیں توڑ چکے تھے۔۔۔ جب پاس سے کسی کا گزر ہوتا تو حضورؐ اُس سے کہتے کہ اپنے تیروں

Siddiqui Publications

کو ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو، اور پھر کافروں کی طرف سر اٹھا کر دیکھتے۔ ابو طلحہؓ کہتے، یا رسول اللہ! میں اور میرے ماں باپ آپؐ پر سے قربان آپ اپنے سر کو نہ اٹھائیے۔ (علاوہ اس کے) میں نے عائشہؓ اور امّ سلیمؓ کو بھی دیکھا جو اُس دن اپنی پیٹھ پر پانی بھرے مشکیزے لاد لاد کر لاتیں اور زخمیوں کے منہ میں پانی ڈالتیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۵۴۷: سوائے عبد اللہ بن سلامؓ کے، میں نے زمین پر چلنے والوں میں سے کسی کے متعلق کبھی نبی مکرمؐ کی زبان سے یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے۔ اور ان ہی کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی، وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ، [یعنی اس جیسے کلام پر تو بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت بھی دے چکا ہے، (الاحقاف:۱۰)]۔ راوی: سعد بن ابی وقاصؓ۔

حدیث ۳۵۴۸: میں مسجد مدینہ میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص جس کا چہرا نورانی تھا آیا۔ لوگوں نے انھیں دیکھ کر کہا یہ آدمی اہل جنت سے ہے۔ انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور مسجد سے نکل گئے۔ میں ان کے پیچھے نکلا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ جب مسجد آئے تھے تو لوگوں نے آپ سے متعلق اہل جنت ہونے کا کہا۔ یہ کیسے؟۔ اس پر انھوں نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ میں نے اس خواب کو نبی معظمؐ کے سامنے بیان کیا۔ آپؐ نے تعبیر میں ارشاد فرمایا تھا، (خواب میں دیکھا ہوا) باغ اسلام ہے اور (اس میں پایا جانے والا) ستون، اسلام کا ستون ہے۔ اور وہ کنڈا (جسے پکڑے ہوئے تم بیدار ہوئے) وہ عروہ وثقی ہے۔ پس تم اسلام پر آخر دم تک قائم رہوگے۔۔۔ یہ صحابی، عبد اللہ بن سلامؓ تھے۔ راوی: قیس بن عبادؓ۔

حدیث ۳۵۴۹: میں مدینہ پہنچا تو یہاں پر عبد اللہ بن سلامؓ سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم ہمارے ہاں کیوں نہیں آتے کہ تمھاری ستو اور کھجور سے تواضع کی جاسکے۔ پھر انھوں نے فرمایا، "تم ایسی جگہ رہتے ہو جہاں سود کا رواج بہت ہے۔ لہٰذا اگر کسی پر تمھارا کچھ قرض ہو اور وہ تمھیں گھاس یا چارے جیسی چیز کا ہدیہ تحفہ بھیجے تو اسے نہ لینا، کیوں کہ یہ بھی سود ہے"۔ راوی: سعید بن ابوبردہؓ۔

حدیث ۳۵۵۰، ۳۵۵۱: ارشاد نبویؐ ہے کہ دنیا میں تمام عورتوں سے بہتر مریم تھیں۔ اور دنیا میں موجودہ امت میں خدیجہؓ ہیں۔ راوی: حضرت علیؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۵۵۲تا۳۵۵۴: مجھے جتنا رشک خدیجہؓ پر آتا، اتنا آنحضرتؐ کی کسی بی بی پر نہ آتا حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے وفات پا چکی تھیں۔۔۔ میں اکثر حضورؐ سے ان کا ذکر سنا کرتی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی مکرمؐ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہؓ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیں۔ حضورؐ جب بکری ذبح کرتے تو اس کے ایک ایک عضو کو جدا کرتے اور پھر انھیں خدیجہؓ کی ملنے والیوں کو بہ طور تحفہ بھیجا کرتے۔۔۔ آپؐ فرماتے کہ وہ ایسی خاص بیوی ہیں جن سے میری اولاد ہوئی ہے۔ راوی حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۵۵،۳۵۵۶: جبرئیل علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی پیغام ملنے پر رسول معظمؐ نے حضرتہ خدیجہؓ کو جنت میں ایسے موتی کے محل کی بشارت دی تھی کہ جس میں شور شغب ہو گا نہ کوئی تکلیف۔ راویان: عبداللہ بن ابی اوفیؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۵۵۷: جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں اس کے بعد سے نبی مکرمؐ نے مجھے کبھی نہیں روکا۔ جب بھی آپؐ مجھے دیکھتے تو ہنس دیتے۔۔۔ زمانہ جاہلیت میں ایک مکان تھا جسے کعبہ یمانیہ یا کعبہ ثمانیہ کہا جاتا تھا۔ آنحضرتؐ نے مجھے اسے ڈھا دینے کا حکم فرمایا۔ میں احمس قبیلے کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر وہاں گیا۔ ہم نے مل کر اسے ڈھا دیا اور اس میں جس نے رکاوٹ ڈالی اس کو ہم نے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد میں نے آنحضورؐ کو اس کی اطلاع دی تو آپؐ نے ہمارے اور احمس کے لوگوں کے لیے دعا فرمائی۔ راوی: قیسؓ۔

حدیث ۳۵۵۸: حضرتہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب جنگ اُحد کے دن مشرکوں کو شکست ہونے لگی تو ابلیس نے چیخ کر کہا، اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو قتل کر دو، تو آگے والے مسلمانوں نے پیچھے والے مسلمانوں پر پلٹ کر حملہ کر دیا۔ اس دوران حذیفہؓ نے اپنے والد کو دیکھا تو پکارنے لگے کہ اے خدا کے بندو یہ تو میرے باپ ہیں انھیں قتل نہ کرو۔ لیکن کوئی باز نہ آیا اور بالآخر انھیں قتل کر دیا۔۔۔ میرے والد کہتے ہیں کہ حذیفہؓ کو اپنے والد کے قتل ہو جانے کا تمام عمر رنج رہا۔ راوی: عروہؓ۔

حدیث ۳۵۵۹: (ہند بنت عتبہؓ کا حضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر اپنے شوہر ابو سفیان کی بخالت کا تذکرہ اور آنحضرتؐ کا ان کو جواب): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۹۸۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۲۰۷۲)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۵۶۰: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نزول وحی سے پہلے آنحضورؐ کی زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس ملاقات میں انھوں نے اپنے بارے میں تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تھا کہ وہ قبیلہ قریش کا، جانوروں کو اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرنے کو شروع ہی سے برا سمجھتے۔ وہ دینِ حق کی تلاش میں ملک شام کی طرف بھی گئے، جہاں پر وہ پہلے ایک یہودی عالم سے اور پھر نصرانی عالم سے ملے۔ انھوں نے ان دونوں سے کہا تھا کہ مجھے تم لوگ کوئی ایسا دین بتاؤ جس میں غضب الٰہی اور خدا کی لعنت نہ ملے، کیوں کہ میں ان سے بہت بھاگتا ہوں۔ دونوں عالموں نے انھیں بتایا تھا کہ ایسا تو "حنیف" کے سوا کوئی اور مذہب میں نہیں۔ جب انھوں نے حنیف کی تفصیل پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ یہ دین ابراہیمیؑ ہے، اور اس میں بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی عبادت نہیں کی جاتی۔ پھر انھوں نے بتایا کہ میں ان لوگوں سے مل کر باہر نکلا تو اسی وقت میں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ اعلان کر دیا تھا کہ "اے خدا! گواہ رہنا کہ میں دین ابراہیمؑ پر ہوں"۔۔۔ یہ بھی روایت کی جاتی ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل شروع ہی سے لڑکیوں کے زندہ در گور کر دیے جانے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ کبھی ایسا ہوتا دیکھ لیتے تو وہ آدمی جو ایسا کرنا چاہتے ان سے لڑکیوں کو بچا کر لے جاتے۔ اور ساری عمر ان لڑکیوں کی خدمت کر کے انھیں پالتے پوستے۔ راوی: سالم بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۵۶۱: جب کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو رسول مکرمؐ اور عباسؓ پتھر ڈھو رہے تھے۔ عباسؓ نے انھیں مشورہ دیا کہ وہ اپنا تہہ بند اتار کر کندھے پر ڈال لیں تا کہ پتھر کی تکلیف سے بچ سکیں۔ آپؐ نے ایسے ہی کیا لیکن جلد ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جوں ہی ہوش میں آئے تو فرمایا "میرا تہہ بند، میرا تہہ بند"۔ چناں چہ فوراً تہہ بند باندھ دیا گیا۔۔۔ (اس کے بعد پھر کبھی بھی نبی کریمؐ برہنہ نہیں دیکھے گئے)۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۵)۔

حدیث ۳۵۶۲: زمانۂ رسالت میں کعبہ شریف کے ارد گرد دیوار نہیں تھی۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کے اطراف دیوار تعمیر کروائی۔ اس کی دیواریں چھوٹی تھیں تو بعد میں ابن زبیرؓ نے انھیں اونچا کروایا۔ راوی: عبید اللہ بن ابو یزیدؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۵۶۳: عاشورے کے دن قریش بھی روزہ رکھتے تھے۔ ہجرت کے بعد رسول اکرمؐ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس دن کے روزے کا دوسرے مسلمانوں کو بھی حکم دیا۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہونے کے بعد جس کا دل چاہتا عاشورے کا روزہ رکھتا اور جس کا دل نہ چاہتا، نہ رکھتا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۶۴: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے۔ وہ ماہ محرم کو صفر کہتے۔ وہ کہا کرتے کہ جب اونٹ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ درست ہو جاتا ہے۔۔۔ نبی کریمؐ کے صحابہؓ چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہنچے۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس کو عمرہ بنا لیں۔ انھوں نے پوچھا کس قدر احرام کھولیں؟ آپ نے فرمایا، پورا احرام کھول دو۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۶۹)۔

حدیث ۳۵۶۵: میرے دادا کہتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں ایسا بڑا سیلاب آیا تھا جو پہاڑوں کے درمیان (کعبہ کے اطراف) کی جگہ پر چھا گیا تھا۔ راوی: سعید بن مسیبؓ۔

حدیث ۳۵۶۶: حضرت ابو بکرؓ کی ایک ایسی عورت سے ملاقات ہوئی جو بالکل بات نہیں کرتی تھی۔ لوگوں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اِس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہے۔ آپؓ نے اس سے کہا کہ یہ مناسب بات نہیں۔ یہ زمانۂ جہالت کے طریقے ہیں۔ چناں چہ اس نے بات کرنی شروع کر دی، اور پوچھا آپ کون ہیں؟ آپؓ نے فرمایا، "میں مہاجر ہوں قبیلہ قریش سے ہوں اور میرا نام ابو بکر ہے"۔ پھر اس نے پوچھا کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم اس پر کب تک چلیں گے۔ آپؓ نے کہا، جب تک تمھاری قوم کے پیشوا اس پر قائم رہیں گے۔ راوی: قیس بن حازمؒ۔

حدیث ۳۵۶۷: (حبش قبیلے کی ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آیا کرتی تھی۔ وہ اپنے اوپر ہار کی چوری کے الزام لگائے جانے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی مدد کے آنے کا تذکرہ بار بار کیا کرتی۔ کیوں کہ یہی واقعہ اس کے اسلام لانے کا سبب بنا تھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۲۴۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۶۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جو قسم کھانا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صرف اللہ کی قسم کھائے۔ قریش کی طرح اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھائے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۵۶۹: حضرتہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور دو مرتبہ کہا کرتے، "تُو اپنے عزیزوں کے پاس ہے جیسے پہلے تھا"۔ راوی: عبدالرحمٰن بن قاسمؒ۔

حدیث ۳۵۷۰: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین، ثبیر نامی پہاڑ پر دھوپ آجانے کے بعد مزدلفہ سے نکلا کرتے تھے۔ تو نبی اکرمؐ اس کی مخالفت کرتے ہوئے طلوع آفتاب سے پہلے ہی نکلے۔ راوی: عمرو بن میمونؒ۔

حدیث ۳۵۷۱: عکرمہؒ کہتے ہیں کہ وَكَأْسًا دِهَاقًا، (النبا: ۳۴) کے معنی ہیں "مسلسل بھرا ہوا پیالہ (چھلکتے ہوئے جام)"۔ اور ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ کہتے تھے "ہمیں لبالب جام شراب پلا دے"۔ راوی: حصینؒ۔

حدیث ۳۵۷۲: آنحضورؐ نے فرمایا، "شاعر کی سب سے سچی بات لبید کی بات ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۵۷۳: حضرت ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا۔ وہ انھیں کچھ محصول دیا کرتا تھا۔ آپؓ اس کا محصول کھانے کے کام میں لاتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا تو آپؓ نے اسے کھالیا۔ ان سے غلام نے کہا کہ آپؓ کو معلوم ہے یہ کیا چیز تھی؟ آپؓ نے پوچھا۔ یہ کیا چیز تھی؟ غلام نے بتایا کہ زمانۂ جاہلیت میں، میں نے ایک شخص کے لیے پیشن گوئی کی تھی جس کے جواب میں اس نے یہ کھانے کی چیز مجھے دی تھی۔ اور اسی کو آپؓ نے کھایا ہے۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے اپنی انگلی منہ میں ڈال کر قے کر دی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۷۴: زمانۂ جاہلیت میں لوگ حبل الحبلہ (اونٹنی کے بچہ پیدا ہو اور پھر وہ بچہ حاملہ ہو جائے) کے وعدے پر خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ رسول اکرمؐ نے ایسی بیع سے ممانعت فرما دی ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۱۳)۔

حدیث ۳۵۷۵: میں، انس بن مالکؓ کے پاس جاتا تو وہ انصار سے متعلق مختلف باتیں تفصیل سے کیا کرتے۔ راوی: غیلان بن جریرؒ۔

حدیث ۳۵۷۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): زمانۂ جاہلیت میں ہاشمی اور قریش سے تعلق رکھنے والے دو افراد کے درمیان ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ بات اتنی بڑھی کہ قریشی نے ہاشمی کو ایسی لاٹھیاں ماریں کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ ادھر سے ایک یمنی شخص

Siddiqui Publications

گزر رہا تھا جسے دیکھ کر ہاشمی نے اسے روکا اور کہا کہ حج پر جاؤ تو ہاشمی قبیلے کے ابو طالب سے ملاقات کرنا اور انھیں آج کا یہ واقعہ بتا کر کہنا کہ ایک قریشی نے صرف ایک اونٹ کو باندھنے والی رسی کے تنازعے پر ایسا مارا کہ مجھے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ وہ یمنی، حج پر پہنچا اور اس نے دونوں قبیلے والوں کو جمع کیا اور ابو طالب سے بھی ملا۔ اس نے ان سب کے سامنے اس قریشی قاتل کو پیش کرتے ہوئے اس دن کا پیش آنے والا واقعہ بیان کیا۔ تمام تفصیل سننے کے بعد ابو طالب نے قریشیوں اور اس قاتل کے سامنے تین شرائط رکھیں۔ پہلی یہ کہ قاتل دیت ادا کرے۔ دوسری یہ تھی کہ قریش قبیلے کے ۵۰ آدمی اس بات کی قسم کھالیں کہ یہ قتل اس قریشی نے نہیں کیا۔ اور آخری صورت یہ تھی کہ قاتل کو بدلے میں قتل کر دیا جائے گا۔ قریش کے لوگوں نے دوسری شرط پر اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔ پھر ۴۸ آدمیوں نے قسم کھائی لیکن دو افراد ایسے تھے جنھوں نے جھوٹی قسم کھانے سے انکار کر دیا۔ اور اس کے بدلے میں اپنی طرف سے کچھ دیت کی منظوری کروالی۔۔۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ صرف ایک سال کے اندر اندر وہ تمام ۴۸ افراد انتقال کر گئے جنھوں نے جھوٹی قسم کھائی تھی۔ راوی: عکرمہؒ۔

حدیث ۳۵۷۷: بُعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے رسول مکرمؐ کے فائدے میں پہلے سے مخصوص کر دیا تھا۔ آنحضرتؐ جب مدینہ تشریف لائے تو پہلے ہی یہاں کی جماعتوں میں پھوٹ پڑ چکی تھی۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے یہ متعین فرما دیا تھا کہ یہ لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔۔۔ ابن عباسؓ کا کہنا ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان بطن وادی میں دوڑنا سنت نہیں۔ بلکہ ایسا، زمانۂ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۵۷۸: میں نے یہ بات ابن عباسؓ سے سنی تھی کہ اے لوگو! میری بات سنو اور اپنی بات مجھے سناؤ۔ پھر انھوں نے فرمایا، جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حطیم کے پیچھے سے کرلے۔ اور یہ نہ کہے کہ یہ حطیم (خارج از کعبہ) ہے۔۔۔ زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو یہاں اپنے جوتے یا کمان کو ڈال دیتا تھا۔ راوی: ابو السفرؒ۔

حدیث ۳۵۷۹: میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک بندر کو دیکھا جس نے زنا کیا تھا۔ اور دیکھا کہ اس کے گرد بہت سے بندر جمع ہو گئے اور ان سب نے اسے سنگسار کر دیا۔۔۔ میں نے بھی ان کے ساتھ اسے سنگسار کیا۔ راوی: عمرو بن میمون۔

حدیث ۳۵۸۰: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب میں طعنہ زنی کرنااور میت پر نوحہ کرنا زمانۂ جاہلیت کی خصلت ہے۔ راوی: سفیان عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۵۸۱: ابن عباسؓ کا کہنا ہے کہ رسول معظمؐ پر ۴۰ سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی۔ آنحضورؐ نبوت کے بعد ۱۳ سال مکہ میں رہے۔ پھر آپؐ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آنحضرتؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہاں ۱۰ سال رہے۔ پھر آپؐ وصال فرما گئے۔ راوی: عکرمہ۔

حدیث ۳۵۸۲: میں آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ اس وقت کعبہ کے سائے میں اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ چوں کہ ہمیں مشرکوں سے بہت اذیت پہنچی تھی اس لیے میں نے عرض کیا، آپؐ دعا کیوں نہیں فرماتے؟ حضورؐ سیدھے بیٹھ گئے اور آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا، "تم سے پہلے ایسے لوگ تھے کہ ان کی ہڈیوں پر گوشت یا پٹھوں کے نیچے لوہے کی کنگھیاں کی جاتی تھیں اور بعض کے تو بیچ سر میں آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیے جاتے تھے۔ مگر یہ تکلیف بھی انھیں ان کے دین سے نہیں ہٹاتی تھی۔ بخدا اللہ تعالیٰ اس دین کو کامل کرے گا حتیٰ ایک سوار صنعا سے حضر موت تک سفر کرے گا تو سوائے اللہ تعالیٰ کے اسے کسی کا ڈر نہ ہو گا"۔ راوی: اسمٰعیل قیسؒ۔

حدیث ۳۵۸۳: رسول اکرمؐ نے سورۃ النجم پڑھی تو آپؐ نے اور اقتدا میں سب نے سجدہ تلاوت ادا کیا۔ مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس نے ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور اپنی پیشانی سے لگا لیا اور کہا مجھے تو یہی کافی ہے۔ بعد میں، میں نے دیکھا کہ وہ حالتِ کفر میں قتل کر دیا گیا۔ (یہ امیہ بن خلف تھا)۔ راوی: عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۰۵)۔

حدیث ۳۵۸۴: (حضورؐ پر کعبہ میں سجدے کی حالت میں قریش کے ایک خبیث نے اونٹ کی غلاظت لا کر آپؐ پر ڈالی۔ اسے حضرتہ فاطمہؓ نے ہٹایا۔ جب نماز پوری ہوئی تو آپؐ نے قریش کے ایک ایک آدمی کے لیے بد دعا کی۔۔ ان خبیثوں کا انجام برا ہوا۔ یہ لوگ بدر میں مارے گئے اور گھسیٹ کر کنویں میں ڈالے گئے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۷۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۳۵۸۵: میں نے ابن عباسؓ سے قرآن کی دو آیات کا مطلب معلوم کیا۔ پہلی آیت تھی، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّـهُ إِلَّا بِالْحَقِّ،[یعنی اس نفس کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے،(الاسراء:۳۳)]۔ انھوں نے فرمایا کہ جب سورۃ الفرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا کہ ہم نے اللہ کے حرام کردہ نفس کو بھی قتل کیا، اللہ کے

Siddiqui Publications

ساتھ دوسرے معبود کو پکارا، پوجا بھی کی اور ہم نے اور بری باتیں بھی کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے تو یہ آیت اس کے حق میں ہے۔۔۔ دوسری آیت تھی ،وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا،[یعنی اور جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے گا،(النساء:۹۳)]۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اسلام اور اس کی شریعت کو جان لے اور پھر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔۔۔ میں نے جب یہ بات مجاھدؒ سے بیان کی تو انھوں نے کہا، ہاں! مگر جو توبہ کر لے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ راوی: سعید بن جبیرؓ۔

حدیث ۳۵۸۶، ۳۵۸۷: (عقبہ بن ابی معیط، آنحضرتؐ کے پاس آیا اور اپنی چادر حضورؐ کی گردنِ مبارک میں ڈال کر آپؐ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اُس وقت آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ آئے اور آکر اس کو آپؐ سے ہٹایا)۔ یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۴۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۳۵۸۸: عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ جب پہلی بار رسول اکرمؐ سے ملا تو اس وقت تک اسلام لانے والوں میں ۵ غلام، ۲ عورتیں اور حضرت ابو بکرؓ تھے۔ راوی: ہمام بن حارثؓ۔

حدیث ۳۵۸۹: سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ جس دن میں اسلام لایا تھا اس دن کسی اور نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور سات دن تک میں مسلمانوں میں تیسرا شخص رہا۔ راوی: سعید بن مسیبؓ۔

حدیث ۳۵۹۰: جب میں نے مسروقؒ سے پوچھا کہ جس رات تم لوگوں نے قرآن سنا تھا، اس رات آنحضرتؐ کو جنات کی اطلاع کس نے دی تھی؟ تو انھوں نے کہا، " تمھارے والد عبد اللہؓ نے بتایا تھا کہ آپؐ کو اس کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی"۔ راوی: عبد الرحمٰنؓ۔

حدیث ۳۵۹۱: (حضورؐ کا پتھر سے استنجا کرنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۵۶۔ (البتہ یہاں اس بات کا اضافہ ہے کہ بعد میں ابو ہریرہؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ) ہڈی اور گوبر کو استنجا میں کیوں نہ استعمال کیا جائے ؟ تو آپؐ نے فرمایا، یہ جنات کی غذا ہے۔۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۵۹۲: (یہ طویل حدیث ابو ذر غفاریؓ کے مسلمان ہونے کے واقعے کی تفصیل ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۲۷۸۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۵۹۳: میں نے سعید بن زید کو مسجد کوفہ میں یہ کہتے سنا کہ ،" بخدا میں نے اپنے آپ کو حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے پہلے دیکھا کہ وہ مجھے اسلام پر قائم رہنے کی وجہ سے باندھنے والے تھے"۔۔۔ اور اس حرکت کی وجہ سے جو تم نے حضرت عثمانؓ کی ساتھ کی ہے (یعنی شہید کرنا) اس کے لیے اگر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو کوئی بعید نہیں ہے۔ راوی: اسمٰعیل قیسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۵۹۴: جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۳۵۹۵، ۳۵۹۶: اسلام لانے کے بعد حضرت عمرؓ اپنے گھر میں تھے کہ ان کے پاس عاص بن وائل آیا۔ عاص، قبیلہ بنو سہم سے تھا جن سے ہمارے اچھے مراسم تھے۔ اس نے حضرت عمرؓ کا حال پوچھا۔ آپؓ نے جواباً کہا، "تمھاری قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ اگر میں مسلمان ہو گیا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے"۔ عاص نے کہا، "تم پر کسی کا بس نہیں چل سکے گا"۔ یہ سننے کے بعد حضرت عمرؓ بے خوف ہو گئے۔ عاص باہر نکلا تو دیکھا وہاں پوری وادی عاص قبیلے سے بھر چکی ہے۔ اس نے ان سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا عمر بن خطاب کے پاس جا رہے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ عاص نے کہا تمھارا عمر بن خطاب پر کوئی بس نہ چل پائے گا۔ یہ سنا تو سب لوگ واپس لوٹ گئے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۵۹۷: حضرت عمرؓ کے بارے میں یہ بات عام تھی کہ وہ کسی بارے میں اپنا خیال پیش کرتے تو آخر کار ویسا ہی ہوتا۔ ایک روز حضرت عمرؓ کے پاس سے ایک شخص گذر رہا تھا۔ اسے دیکھا تو خیال ہوا کہ غالباً یہ کاہن ہے، سو انھیں ملنے کی خواہش ہوئی۔ چناں چہ آپؓ نے اسے بلوایا۔ ملنے پر اس نے تصدیق کی کہ وہ زمانۂ جاہلیت میں کاہن تھا۔ آپؓ نے اس سے پوچھا کہ جو باتیں جنیہ نے تجھے بتائی ہیں ان میں سب سے زیادہ تعجب انگیز کون سی بات ہے؟ اس نے کہا، ایک دن میں بازار سے گذر رہا تھا کہ میں نے جنیہ کو دیکھا جو خوفزدہ سی تھی۔ اس نے کہا جنات میں نگونساری کے بعد کسی قدر حیرت اور مایوسی پائی جاتی ہے، کیوں کہ اونٹ والے چادر اوڑھنے والوں کے تابع ہو گئے ہیں۔ یہ سنا تو حضرت عمرؓ نے کہا، ایک روز میں بھی ان بتوں کے پاس سو رہا تھا کہ ایک آدمی ایک بچھڑا لایا اور اسے ذبح کیا۔ پھر اس کے بعد ایک چیخنے والے نے اس قدر زور سے چیخا کہ میں نے اس سے پہلے ایسی سخت آواز نہیں سنی۔ وہ کہے جا رہا تھا کہ اے دشمن! ایک سیدھا معاملہ ظاہر ہونے والا ہے کہ ایک فصیح آدمی کہے گا "لا الہ الا انت"۔ اور تھوڑی ہی عرصے بعد چرچا ہونے لگا کہ یہ "نبی" ہے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۵۹۸: (سعید بن زید کا مسجد کوفہ میں بیان): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر بیان کردہ حدیث ۳۵۹۳۔ راوی: اسمٰعیل قیسؒ۔

حدیث ۳۵۹۹ تا ۳۶۰۲: اہل مکہ نے رسول معظم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ تو حضورؐ نے انھیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ اس حد تک کہ انھوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ جب یہ واقعہ ہوا اُس وقت ہم منیٰ میں تھے۔ راویان: انس بن مالکؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۳۶۰۳: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): میں مسور بن مخرمہؓ اور عبدالرحمٰن بن اسودؓ کے مشورے پر حضرت عثمانؓ سے ملا اور ولید بن عقبہ کو سزا دینے کے بارے میں بات کی۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم انشاءاللہ اس بارے میں حق پر عمل کریں گے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ کو ۴۰ کوڑوں کی سزا سنائی اور یہ ۴۰ کوڑے مارنے کا حکم حضرت علیؓ کو دیا۔ راوی: عبیداللہ بن عدی بن خیارؓ۔

حدیث ۳۶۰۴: (گرجا میں تصویروں کے ذکر پر آنحضرتؐ نے فرمایا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوقات میں سے ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۳۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۰۵: میں چھوٹی تھی جب حبشہ سے آئی۔ تو آنحضورؐ نے مجھے ایک چادر اوڑھنے کے لیے دی جس پر درختوں وغیرہ کی تصویریں تھیں۔ اُس وقت آپؐ ان پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمارہے تھے، "کیسے اچھے ہیں، کیسے اچھے ہیں"۔ راوی: امّ خالد بنت خالدؓ۔

حدیث ۳۶۰۶: رسول مکرمؐ نماز کی حالت میں ہوتے اور ہم انھیں سلام کرتے تو آپؐ جواب دیا کرتے تھے۔ لیکن جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے (حالت نماز میں) آپ کو سلام کیا مگر حضورؐ نے جواب نہیں دیا۔ بعد میں ہم نے آپؐ سے عرض کیا کہ پہلے تو آپؐ سلام کا جواب دیا کرتے تھے مگر اب حضورؐ نے جواب نہیں دیا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، نماز میں مشغولیت رہتی ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۲۵)۔

حدیث ۳۶۰۷: ہمیں رسول اللہ کے ظہور کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے۔ ہم ایک کشتی میں سوار ہو کر نبی مکرمؐ کی خدمت میں آکر مشرف بہ اسلام ہونا چاہتے تھے لیکن ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالبؓ مل گئے۔ ہم ان ہی کے ساتھ مقیم رہے حتیٰ کہ ہم آنحضرتؐ سے (مدینہ میں) اُس وقت ملے جب خیبر فتح ہو چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، "اے کشتی والو! تمھارے لیے دو ہجرتیں بہ طور ثواب کے ہیں"۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۳۶۰۸ تا ۳۶۱۱: جب (حبشہ کے حکمران) نجاشی کی وفات ہوئی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا، "آج ایک صالح آدمی کا انتقال ہو گیا"۔ پھر آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو۔ آپؐ نے ۴ تکبیریں پڑھیں۔ راویان: جابر بن عبداللہؓ انصاری اور ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۷۱)۔

حدیث ۳۶۱۲: رسول مکرمؐ نے جب جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا، "کل انشاءاللہ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہو گا جہاں مشرکوں نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی ہے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۶۱۳: میں نے نبی مکرمؐ سے دریافت کیا کہ آپؐ نے اپنے چچا ابو طالب کو کبھی نفع پہنچایا ہے۔ وہ آپؐ کی حمایت کرتے تھے اور آپؐ کی طرف داری میں مخالفوں پر برہم ہو جاتے تھے۔ اس پر حضورؐ کا ارشاد ہوا، "وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں، ورنہ تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتے"۔ راوی: عباس بن عبد المطلبؓ۔

حدیث ۳۶۱۴: (ابو طالب، نزع کی حالت میں تھے کہ نبی مکرمؐ ان کے پاس پہنچے اور انھیں کلمہ پڑھ لینے کی بہت تلقین کی۔ لیکن وہاں ابو جہل وغیرہ بھی بیٹھے تھے جو انھیں ایسا کرنے سے روکتے رہے اور بالآخر انھوں نے حضورؐ کی بات نہ مانی۔ پھر بھی آپؐ نے فرمایا، میں تمھارے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ روکا نہ جاؤں۔ نتیجے میں سورۃ التوبہ کی آیت ۱۱۳ نازل ہوئی جس میں آپؐ کو کفار کے لیے دعا مانگنے سے روکا گیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۷۵۔ راوی: سعید بن مسیبؓ۔

حدیث ۳۶۱۵، ۳۶۱۶: رسول اکرمؐ کے سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو فرمایا، امید ہے قیامت کے دن انھیں میری شفاعت کچھ نفع دے جائے گی کہ وہ آگ کے درمیانی درجے میں کر دیے جائیں گے۔ آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی کہ دماغ کھولنے لگے گا۔ راویان: ابو سعید خدریؓ اور یزید۔

حدیث ۳۶۱۷: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ معراج کے سلسلے میں جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حجر (حطیم) میں کھڑا ہو گیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو سامنے کر دیا، اور میں قریش کو تمام علامتیں بتانے لگا۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۶۱۸: (اس طویل حدیث میں شب اسراء یعنی معراج شریف کی تفصیل ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ معراج شریف میں پیش آنے والی اہم باتوں کے لیے باب۔۸ میں بیان کردہ حدیث ۳۴۰ کو دیکھیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔۔۔ (نوٹ: ان دونوں حدیثوں کے راوی انس بن مالکؓ ہیں۔ مگر حدیث ۳۴۰، ابو ذر غفاریؓ سے سن کر بیان ہوئی۔ جب کہ یہ حدیث ۳۶۱۸ انھیں مالک بن صعصہؓ سے ملی۔ لہٰذا الفاظ میں فرق ملتا ہے، لیکن دونوں حدیثوں کا مجموعی حاصل ایک ہی ہے۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۳۶۱۹: قرآنی آیت ہے، وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ، [یعنی یہ جو کچھ ہم نے تمھیں ابھی دکھایا ہے اِس کو اور اُس درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے، ہم نے لوگوں کے لیے ایک امتحان اور فتنہ بنا دیا، (الاسراء:۶۰)]۔ قرآن میں شجر ملعونہ سے مراد تھوہر یا سینڈ کا درخت ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۶۲۰: میرے نابینا والد، کعب بن مالکؓ نے مجھ سے ان کے غزوۂ تبوک میں رسول اکرمؐ سے پیچھے رہ جانے کا پورا واقعہ بیان کیا۔ اس قصے میں انھوں نے یہ بھی کہا کہ بیعت عقبہ میں سب نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و پیمان کیا تھا۔ اور وہ اس بات کو اتنا اہم جانتے تھے کہ وہ کہتے: "مجھے اس کے بدلے میں بدر کی حضوری پسند نہیں۔ جب کہ لوگوں میں بدر کا بہت تذکرہ ہے"۔ راوی: عبداللہ بن کعبؓ۔

حدیث ۳۶۲۱: مجھے میرے دونوں ماموں بیعت عقبہ میں شرکت کے لیے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ (ابن عیینہؒ کے مطابق ان میں سے ایک براء بن معرورؓ تھے)۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۳۶۲۲: میرے والد اور میرے دونوں ماموں اصحاب عقبہ میں سے تھے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۳۶۲۳، ۳۶۲۴: لیلۃ العقبہ میں نبی مکرمؐ کے ارد گرد صحابہؓ کی جماعت بیٹھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا، "آؤ اور میرے ہاتھ پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ نہ چوری کرنا، نہ زنا کرنا، نہ اپنی اولاد کو قتل کرنا، نہ کوئی ایسا بہتان باندھنا جو تم اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان افتراء کرو، اور نہ کسی اچھی بات میں میری نافرمانی کرنا۔ پس جو شخص اس بیعت کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے پاس ہے۔ اور جو اس کی خلاف ورزی کرے گا تو یا تو دنیا میں اس کو کچھ سزا دی جائے گی تو وہ دنیوی سزا اس کے لیے کفارہ ہے۔ اگر اسے دنیا میں سزا نہ ملے تو اس کا معاملہ اللہ پر ہے کہ اسے آخرت میں سزا دے یا معاف کر دے"۔ میں نے بھی آنحضرتؐ سے اس کی بیعت کی۔ راوی: عبادہ بن صامتؓ۔

حدیث ۳۶۲۵: میری عمر چھے سال کی تھی کہ نبی اکرمؐ سے میرا نکاح ہوا۔ پھر ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حارث بن خزرج کے مکان میں اترے۔ اُس وقت میری عمر نو سال تھی۔ یہاں میں بیمار پڑ گئی اور سر کے بال گرنے لگے۔ (ایک روز کی بات ہے کہ) میں سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی تھی کہ میری والدہ امّ رومان نے مجھے آواز دی۔ پھر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے انصاری عورتوں کے حوالے کر دیا۔ جب دوپہر کو آنحضورؐ تشریف لائے تو میں ان کے ساتھ چلی گئی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۲۶: آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے تمھیں خواب میں دو مرتبہ ریشمی کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمھاری زوجہ ہیں۔ جب میں نے کپڑا ہٹایا تو تم نظر آئیں۔ میں نے کہا اگر یہ اللہ کی جانب سے ہے تو وہ پورا کر کے رہے گا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۲۷: نبی اکرمؐ کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے تین سال پہلے حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہو گیا۔ آپؐ نے دو سال توقف کیا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا جب کہ ان کی عمر صرف چھے سال تھی۔ اور پھر نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔ راوی: ہشامؒ۔

حدیث ۳۶۲۸: (مصعب بن عمیرؓ جنگ بدر میں شہید ہوئے تو صرف ایک کمبل چھوڑا۔ جب بہ طور کفن اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پیر کھل جاتے۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ سر کمبل سے ڈھانک دیں اور پیروں کی طرف اذخر گھاس رکھ کر انھیں چھپا دیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۰۰۔ راوی: ابو وائلؓ۔

حدیث ۳۶۲۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ جس کی ہجرت، دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے لکھی جائے گی۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے لکھی جائے گی۔ راوی: حضرت عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱)۔

حدیث ۳۶۳۰: عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہ رہی۔ راوی: مجاہد بن مکیؒ۔

حدیث ۳۶۳۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اب ہجرت نہیں ہے۔ پہلے مسلمان اپنے دین کو محفوظ رکھنے کے لیے آئے تھے۔ لیکن اب اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ اب کوئی جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے۔۔۔ جہاد اور نیت کا ثواب ملتا ہے۔ راوی: عبید بن عمیر لیثیؒ۔

حدیث ۳۶۳۲: سعدؓ کہا کرتے کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنا کسی سے اتنا پسند نہیں جتنا اس قوم (یعنی قریش) سے ہے جس نے تیرے رسول کی تکذیب کی۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے اور ان کے درمیان سے لڑائی ختم کر دی ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۳۳، ۳۶۳۴: نبی معظمؐ کو ۴۰ سال کی عمر میں نبوت ملی۔ پھر آنحضورؐ ۱۳ سال مکہ میں ٹھہرے رہے۔ جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپؐ نے ہجرت فرمائی۔ ۱۰ سال مدینہ میں گذارے۔ اور ۶۳ سال کی عمر میں آپؐ کا وصال ہو گیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۸۱)۔

حدیث ۳۶۳۵: (آنحضورؐ آخری مرض کے سبب سر پر پٹی باندھے باہر نکلے اور اپنے خطبے میں پہلے حضرت ابو بکرؓ کی تعریف فرمائی۔ پھر مسجد میں حضرت ابو بکرؓ کے دروازے کے علاوہ کسی دروازے کو کھلا نہ رکھا جائے فرما کر ان کی جانشینی کا اشارہ دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۵۰، حدیث ۴۵۱ اور حدیث ۳۴۰۴۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۶۳۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے جسے عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے سنا اور اس کا حاصل یہ ہے کہ) :

- جب مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو حضرت ابو بکرؓ حبش کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے۔ پہلے برک انعماد میں قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ملاقات ہوئی ۔ وہ حضرت ابو بکرؓ کے نکالے جانے پر بہت پریشان ہوا اور انھیں لے کر واپس مکہ پہنچا اور قریش سرداروں سے بات چیت کی۔ ابن دغہ کی سفارش کے نتیجے میں حضرت ابو بکرؓ مکہ میں رہ گئے۔ پھر آپؓ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ آپؓ کی قرآن سن کر لوگ جمع ہونے لگے تو قریش کے سرداروں کو فکر ہوئی اور انھوں نے ابن دغہ کو بلا بھیجا اور ابو بکرؓ کی شکایت کی۔ ابن دغہ آپؓ کے پاس پہنچا اور کہا دیکھو میرا ذمہ مجھے واپس کر دو اور اب اپنے لیے خود دیکھ کر لو۔ آپؓ نے فرمایا میں اللہ کی پناہ پر راضی ہوں۔ کچھ ہی عرصے میں رسول اکرمؐ کو دکھا دیا گیا کہ جلد سب کی ہجرت مدینہ کی طرف ہو گی۔
- ۴ماہ بعد مدینہ ہجرت کے لیے روانگی ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے چلتے وقت بتایا کہ میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں، ان میں سے ایک آپؐ کے لیے ہے اور ایک میرے کام آئے گی۔ حضورؐ نے فرمایا، ٹھیک ہے! اس اونٹنی کو میں نے قیمت کے عوض لے لیا۔
- اس موقع پر دونوں پہلے دونوں جبل ثور کے ایک غار پہنچے اور وہاں تین دن تک چھپے رہے۔ قریش نے آپ لوگوں کو زندہ یا مردہ لانے پر ۱۰۰ اونٹوں کا انعام بھی رکھا۔ ان تین دنوں میں عبد اللہ بن ابو بکرؓ نے پوری ہوشیاری کے ساتھ آنحضورؐ اور ابو بکرؓ کی مکمل دیکھ بھال کی۔ مدینہ روانگی سے قبل راہ نمائی کے لیے بنو ویل کے عامر بن فہیرہؓ کو مقرر کیا گیا۔
- نبی اکرمؐ کے مکہ سے نکلنے کی خبر ملنے پر مدینہ والے روزانہ مقام حرہ استقبال کے لیے آتے رہے۔ آپ دونوں ربیع الاول کے مہینے میں مدینہ سے کچھ دور قبیلہ عمرو بن عوف کے ہاں پہنچے اور یہاں دس روز (دیگر روایات کے مطابق ۲۴ روز) قیام فرمایا۔ اس مقام پر مسجد قبا کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔
- پھر آنحضرتؐ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ دونوں کی اونٹنیاں سہل اور سہیل کی زمین پر جا کر بیٹھ گئیں۔ اس جگہ کو رسول اکرمؐ نے ان دونوں یتیم بچوں سے خرید کر مسجد نبویؐ بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ اس مسجد کی تعمیر میں صحابہ کرامؓ نے بھرپور حصہ لیا۔ آنحضرتؐ نے بھی بہ نفیس اس کی تعمیر میں شرکت فرمائی۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۴، ۱۷۵۰، ۲۰۰۸، حدیث ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، حدیث ۲۱۵۱، ۲۵۸۶ اور حدیث ۳۳۶۹)۔

حدیث ۳۶۳۷: رسول اکرمؐ اور حضرت ابو بکرؓ نے جب مدینہ ہجرت فرمانے کا ارادہ کیا تو میں نے ان کے ساتھ لے جانے کے لیے کھانا تیار کیا۔ اس کو باندھنے کے لیے میرے والد ابو بکرؓ کا ازار بند استعمال کرنا پڑ رہا تھا تو میرے والد نے کہا اسے پھاڑ ڈالو۔ چناں چہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اسی لیے میرا لقب "ذات النطاقین" پڑ گیا۔ راوی: اسماءؓ۔

حدیث ۳۶۳۸: (آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکرؓ جن دنوں غار ثور میں مقیم تھے تو انعام کی لالچ میں سراقہ بن مالک ان کی تلاش میں نکلا۔ حضورؐ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے سراقہ کے لیے بد دعا فرمائی۔ سراقہ زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ چلّانے لگا اور کہا میرا وعدہ ہے کہ میں کسی کو خبر نہیں دوں گا، براہ مہربانی مجھے یہاں سے نکال لیں۔ حضورؐ نے دعا فرمائی اور اسے مصیبت سے نکالا): **یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۳۳۶۹**۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۳۶۳۹، ۳۶۴۰: عبد اللہ بن زبیرؓ میرے پیٹ میں تھے اور پورے دن تھے کہ میں مدینہ کے لیے چل پڑی۔ قبا میں قیام کے دوران عبد اللہؓ پیدا ہوئے۔ میں رسول مکرمؐ کے پاس انھیں لے گئی اور آپؐ کی گود میں انھیں دے دیا۔ حضورؐ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر ان کے منہ میں ڈال دیا اور برکت کے لیے دعا فرمائی۔ ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا یہ پہلا بچہ ہے۔ راوی: اسماءؓ۔

حدیث ۳۶۴۱: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ):

- جب نبی اکرمؐ مدینہ پہنچے تو آپؐ کی سواری پر پیچھے ابو بکرؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ تجربہ کار اور عمر والے نظر آرہے تھے جب کہ آنحضورؐ جوان لگ رہے تھے۔ ابو بکرؓ سے پوچھا گیا کہ یہ آپ کے سامنے کون ہیں؟ آپؓ نے جواب دیا "راستہ بتانے والے"۔
- جب آپؐ مقام حرہ میں اترے تو انصار کو بلوا بھیجا۔ انصار پہنچے اور اس بات کا اظہار کیا کہ ہم آپؐ کے مطیع ہیں۔ اور پھر سب نے آنحضرتؐ کو حفاظت کی خاطر اپنے گھیرے میں لے لیا۔
- جب آپ کی سواری قبا سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئی تو ایک شور سا برپا ہو گیا کہ رسول اللہ آگئے، رسول اللہ آگئے۔ لوگ بلندیوں پر چڑھ کر آپؐ کو دیکھتے رہے۔ جہاں آپؐ کی سواری بیٹھی وہیں آپؐ اتر گئے۔ پھر پوچھا، یہاں سے قریب تر کس کا مکان ہے؟ ابو ایوب انصاریؓ نے جواب دیا، یارسول اللہ! میرا۔ آپؐ نے فرمایا، جاؤ اور ہمارے رہنے کا انتظام کرو۔ انھوں نے کہا، یہ اللہ تعالیٰ کی برکت ہے، دونوں تشریف لے چلیے۔

Siddiqui Publications

- عبد اللہ بن سلامؓ، جو یہودی تھے اسلام قبول کرنے کے لیے نبی مکرمؐ کی خدمت میں آئے۔ آنحضرتؐ نے دیگر یہودیوں کو بھی بلوایا۔ انھیں پہلے اسلام کی دعوت دی۔ پھر ان کے انکار پر انھیں اطلاع دی کہ عبد اللہ بن سلام تو اسلام قبول کر چکے ہیں جو کہ تمھارے لیے ایک سردار، بڑے عالم اور سچے انسان ہیں۔ انھوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر ان کے سامنے عبد اللہ بن سلامؓ کو بلوایا گیا۔ انھوں نے بھی اپنی طرف سے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ اس پر ان سب نے ان کو جھوٹا قرار دے دیا۔ چناں چہ آنحضورؐ نے ان یہودیوں کو باہر نکلوا دیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۶۴۲: حضرت عمرؓ نے مہاجرینِ اولین کا وظیفہ ۴۰۰۰ درہم سالانہ مقرر کیا۔ جب کہ اپنے بیٹے عبد اللہ کا ۳۵۰۰ درہم سالانہ طے کیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ ایسا کیوں، جب کہ وہ بھی مہاجرینِ اولین میں سے ہیں؟ آپ نے وضاحت دی کہ انھوں نے تنہا نہیں بلکہ اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۶۴۳، ۳۶۴۴: (مہاجرین میں سے مصعب بن عمیرؓ ایسے مہاجر تھے جن کے شہید ہونے پر ان کو جب ان کے کمبل سے ڈھانکا گیا تو وہ پورا نہ پڑا اور ان کے پاؤں کا حصہ اذخر گھاس سے ڈھانپا گیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۰۰۔ راوی: خبابؓ۔

حدیث ۳۶۴۵: عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک بار مجھ سے کہا، تمھیں معلوم ہے میرے والد نے تمھارے والد سے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا، نہیں۔۔۔ میرے والد نے کہا تھا، "کیا تمھیں یہ بات پسند ہے کہ رسول معظمؐ کے ساتھ ہمارا اسلام، ہماری ہجرت، ہمارا جہاد اور ہر وہ کام جو ہم نے حضورؐ کے ساتھ کیا تھا اس کا ثواب ہم کو مل جائے؟ اور جتنے عمل ہم نے آنحضرتؐ کے بعد کیے ہیں اس کے لیے ہمیں نہ نیکیوں کا ثواب ملے اور نہ گناہوں کا عذاب"؟ اس کے جواب میں آپ کے والد نے کہا، بخدا! ہم نے آنحضورؐ کے بعد جتنے جہاد کیے، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور جتنے بھی نیک کام کیے اس کے لیے ہمیں ثواب کی امید ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا، بخدا! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ کیا جانے والا ہمارا ہر عمل تو باقی رہے جب کہ اس کے بعد والوں سے ہم برابر چھوٹ جائیں۔۔۔ (ایسا جواب سنا تو) میں حضرت عمرؓ کی عظمت کا قائل ہو گیا۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۶۴۶: جب ابن عمرؓ سے یہ کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے بیعت کی ہے تو وہ اس بات پر خفگی کا اظہار کرتے اور کہتے، نہیں ہم نے ساتھ بیعت کی ہے۔ ہجرت کے بعد ہم دونوں پہلے نبی مکرمؐ کے پاس پہنچے لیکن اس وقت آپؐ آرام فرما رہے تھے۔ چناں چہ ہم گھر چلے آئے۔ واپسی میں یہ معلوم کرنے نکلا کہ آنحضورؐ کب جاگتے ہیں۔ آپؐ کے بیدار ہونے پر فوری گھر پہنچا اور میں نے اپنے والد کو اطلاع دی۔ پھر ہم دونوں تیزی سے قدم اٹھاتے ہوئے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پہلے حضرت عمرؓ اندر گئے اور آنحضورؐ سے بیعت کی۔ اس کے بعد میں نے آپؐ سے بیعت کی۔ راوی: ابو عثمانؓ۔

حدیث ۳۶۴۷: براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت ابو بکرؓ سے ہجرتِ مدینہ کی کیفیت پوچھی۔۔۔ انھوں نے بتایا کہ ہماری تلاش میں گماشتے چھوڑ دیے گئے تھے۔ غار ثور سے نکل کر ہم تیزی سے چلتے رہے۔ دوپہر کے وقت ہم کو ایک چٹان نظر آئی۔ اس کے قریب سایہ تھا۔ لہٰذا ہم کچھ آرام کرنے کے لیے وہاں پہنچے۔ میں نے ایک چادر بچھائی اور آنحضرتؐ اس پر لیٹ گئے۔ میں کھانے پینے کی تلاش میں نکلا۔ مجھے ایک چرواہا نظر آیا۔ میں نے اسے روک کر پوچھا کہ اگر تیری بکریوں میں دودھ ہے تو کیا تو ہمیں دے سکتا ہے۔ اس کے ہاں کہنے پر میں نے اس سے دودھ لیا۔ اس میں تھوڑا پانی ملایا اور پھر اسے آنحضرتؐ کو پینے کے لیے پیش کیا۔ آپؐ نے یہ دودھ پیا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ جب ہم نے اپنا سفر دوبارہ شروع کیا تو اس وقت بھی گماشتے ہمارے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ راوی: ابراہیم بن یوسفؒ۔ (دیکھیں حدیث ۳۳۶۹)۔

حدیث ۳۶۴۸: انسؓ کا کہنا ہے کہ جب نبی مکرمؐ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت صحابہ کرامؓ میں کھچڑی بالوں والے سوائے حضرت ابو بکرؓ کے اور کوئی نہ تھے۔ آپ نے اپنی ڈاڑھی پر مہندی اور سر میں وسمہ کا خضاب لگایا، حتیٰ کہ وہ تیز ہو گئی۔ راوی: عقبہ بن وساجؒ۔

حدیث ۳۶۴۹: حضرت ابو بکرؓ نے قبیلہ کلب کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا۔ ان کا نام امّ بکر تھا۔ ہجرت کی تو آپ نے انھیں طلاق دے دی۔ اس کے بعد امّ بکر نے اپنے چچا کے لڑکے سے نکاح کر لیا۔ یہ شخص شاعر تھا اور اس نے کفار قریش کے لیے مرثیے لکھے۔ اس کا کہنا تھا کہ میری بیوی میرے لیے سلامتی کی دعا کرتی ہے لیکن میری قوم کی ہلاکت کے بعد میری سلامتی کہاں؟ (مسلمانوں کے) رسول ہم سے کہتے ہیں ہم دوبارہ زندہ ہوں گے۔ حالاں کہ ہڈیاں اور کھوپڑیاں کیسے زندہ ہو سکتی ہیں؟ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۵۰: میں رسول مکرمؐ کے ساتھ غار ثور میں تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر باہر نظر ڈالی تو لوگوں کے پاؤں دیکھے۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اگر کوئی اپنی نظر نیچی کر کے دیکھے تو ہم اسے نظر آجائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، "ابو بکر! خاموش رہو۔ یہاں (بہ ظاہر تو) ہم دو آدمی ہیں۔ لیکن تیسرا اللہ ہے"۔ راوی: حضرت ابو بکرؓ۔

حدیث ۳۶۵۱: رسالت مآبؐ کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور آپؐ سے ہجرت کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے۔ (پھر اس سے سوال کیا کہ) کیا تیرے پاس اونٹ ہے؟ کہا، جی ہاں۔ کیا تو اِن کا صدقہ دیتا ہے؟ کہا، جی ہاں۔ اِن کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ کہا، جی ہاں۔ پانی پر لانے کے دن کیا اِن اونٹوں کا دودھ فقیروں کو دیتا ہے؟ کہا، جی ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، اب اگر تو سمندر پار جا کر بھی عمل کرے تو اللہ تعالیٰ تیرے اعمال کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ راوی؛ ابو سعیدؓ۔

حدیث ۳۶۵۲، ۳۶۵۳: سب سے پہلے مدینہ میں ہمارے پاس مصعب بن عمیرؓ اور ابن ام مکتومؓ آئے۔ یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے۔ ان کے بعد عمار بن یاسرؓ، بلالؓ اور سعدؓ پہنچے۔ ان کے بعد یہاں حضرت عمرؓ، ۲۰ صحابہ کرامؓ کے ہمراہ تشریف لائے۔۔۔ میں نے اہل مدینہ کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا کہ نبی اکرمؐ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کے بعد دیکھا۔ جب آنحضرت یہاں تشریف لائے تو میں اس وقت تک قرآن کی کچھ سورتیں پڑھ چکا تھا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۳۶۵۴: (مدینہ ہجرت کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور بلالؓ بیمار پڑ گئے تو ان دونوں کو مکہ بہت یاد آنے لگا۔ نبی اکرمؐ کو پتہ چلا تو آپؐ نے دعا فرمائی کہ جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے مدینہ سے بھی عطا کر دے۔ اس شہر میں برکت عطا فرما اور یہاں کی آب و ہوا مناسب کر دے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۷۱۔ راوی حضرۃ عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۵۵: میں حضرت عثمانؓ کے پاس پہنچا تو انھوں نے پہلے تشہد پڑھا، پھر فرمایا، "اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مذہب دے کر بھیجا ہے۔ میں نے آپؐ کی دعوت پر لبیک کہا اور ایمان لایا۔ میں نے دو ہجرتیں کیں۔ مجھے آنحضرتؐ کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔ بخدا آخر وقت تک نہ میں نے کبھی آپؐ کی نافرمانی کی اور نہ کبھی دھوکہ کیا"۔ راوی: عبید اللہ بن عدیؓ۔

حدیث ۳۶۵۶: حضرت عمرؓ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوفؓ آخری حج میں منیٰ میں مقیم تھے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ جب اپنے گھر واپس جا رہے تھے تو میں ان سے راستے میں مل گیا۔

انھوں نے مجھے بتایا کہ حضرت عمرؓ نے حج میں وعظ کا ارادہ فرمایا ہے تو میں نے انھیں رائے دی کہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ مدینہ پہنچ کر وعظ فرمائیں۔ کیوں کہ وہاں زیادہ سمجھدار، شریف اور عقل مند لوگ ملیں گے جو آپ کی بات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔ چناں چہ حضرت عمرؓ کو میری یہ رائے پسند آئی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۶۵۷: امّ علا ان خواتین میں سے ہیں جنھوں نے آنحضرتؐ سے بیعت کی۔ ان کا کہنا ہے کہ جب انصار نے مہاجرین کی سکونت کے سلسلے میں قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعونؓ ان کے حصے میں آئے۔ جب وہ ہمارے ہاں پہنچے تو بیمار ہو گئے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ جب رسول اکرمؐ ہمارے گھر پہنچے تو میں نے آپؐ کے سامنے اپنے شوہر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "اے ابو سائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ میرا خیال ہے کہ اللہ نے تم کو بہت نوازا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا، میں ان کے بارے میں اچھی امیدیں رکھتا ہوں، تاہم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ بھی کیا معاملہ ہو گا حالاں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ میں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ میں آیندہ سے کسی کی اس طرح کی تقدیس نہیں کروں گی۔ راوی: خارجہ بن زید بن ثابتؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۶۸)۔

حدیث ۳۶۵۸: (بُعاث کا دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی کامیابی کے لیے پہلے سے مقرر کر رکھا تھا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۵۱۲۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۵۹: (عید کے دن لڑکیاں گا رہی تھیں کہ حضرت ابو بکرؓ پہنچ گئے اور کہا یہ شیطانی راگ ہیں۔ تو نبی مکرمؐ نے فرمایا، "اے ابو بکر! انھیں رہنے دو، ہر قوم میں خوشی کا ایک دن ہوتا ہے"): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۰۳۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۶۰: (رسول اکرمؐ مدینہ پہنچے تو پہلے قبا کے مقام پر اترے۔ پھر مدینہ پہنچے تو ابو ایوبؓ کے مکان میں اپنا سامان اتارا۔ اس کے بعد حضورؐ نے مسجد بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ بنی نجار سے ان کا باغ خریدنے کی بات کی تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ بزرگ و برتر سے لیں گے۔ پہلے اس باغ سے قبروں کو دوسری جگہ منتقل کیا گیا۔ ویرانہ درست کیا گیا۔ درختوں کو کاٹا گیا۔ پھر مسجد کی تعمیر کی گئی۔ نبی کریمؐ نے بھی اس کی تعمیر میں شرکت کی۔ مسجد تعمیر ہونے سے پہلے آنحضرتؐ بکریوں کے باڑے ہی میں نمازیں پڑھا کرتے تھے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۴ اور ۴۱۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۶۶۱: ارشادِ نبی ہے، "مہاجر کو طوافِ صدر کے بعد تین دن مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت ہے"۔ راوی: عبدالرحمٰن بن حمید زہریؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۶۶۲: لوگوں نے سنہ و تاریخ کا شمار نہ رسالت مآبؐ کی بعثت سے کیا، اور نہ ہی آپؐ کی وفات سے۔ بلکہ آنحضرتؐ کے مدینہ تشریف لانے سے کیا۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۳۶۶۳: نماز دو دو رکعت ہی فرض ہوئی تھی۔ آپؐ نے ہجرت فرمائی تو چار رکعت بھی فرض ہوگئی۔ لیکن سفر کی نماز پہلی حالت میں ہی باقی رکھی گئی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۶۶۴: (آنحضرتؐ نے اپنے تمام مال کو خیرات کر دینے کی وصیت کرنے سے منع کیا اور فرمایا، ثلث بھی بہت ہے۔ فرمایا کہ وارثوں کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ انھیں مالدار چھوڑ جاؤ۔ تم جو کچھ بہ غرض ثواب کروگے تو وہ صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں اٹھاکے دو، وہ بھی صدقہ ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۵۹۔ راوی: سعد بن ابی وقاصؓ۔

حدیث ۳۶۶۵: (حضورؐ نے عبدالرحمٰنؓ اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان اخوت کروادیا۔ سعدؓ نے اپنے مال اور ازواج کے دو حصے کیے اور کہا کہ ایک حصہ تم لے لو۔ عبدالرحمٰنؓ نے اس پیشکش سے انکار کیا اور بنی قیقاع کے بازار جاکر پنیر اور گھی کا باقاعدہ کاروبار کیا۔ اس میں انھیں کامیابی ہوئی۔ اس قدر کہ انھوں نے شادی کی تو بیوی کو مہر میں ایک گٹھلی سونا دیا۔ پھر ان سے نبی کریمؐ نے فرمایا، اب تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۱، ۱۹۲۲۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۶۶۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ): عبداللہ بن سلامؓ، جو یہودی تھے اسلام قبول کرنے کے لیے نبی مکرمؐ کی خدمت میں آئے۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے کچھ سوالات کیے جن کے نبی مکرمؐ نے تسلی بخش جواب دیے۔ جس کے بعد عبداللہ بن سلامؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر ان کی درخواست پر دیگر یہودیوں کو بلا کر بتایا گیا۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا، "عبداللہ بن سلام جو کہ تمھارے لیے ایک سردار، بڑے عالم اور سچے انسان ہیں، انھوں نے اسلام قبول کرلیا ہے"۔ انھوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کردیا۔ ان کے سامنے عبداللہ بن سلامؓ کو بلوایا گیا جنھوں نے اس بات کی تصدیق کردی۔ اس پر ان سب نے عبداللہؓ کو جھوٹا اور بدتر قرار دے دیا۔ چناں چہ آنحضورؐ نے انھیں باہر نکلوادیا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۴۱)۔

حدیث ۳۶۶۷: میرے ایک ساتھی نے چند اشرفیاں بازار میں ادھار فروخت کیں۔ لیکن مجھے خیال ہوا کہ کیا یہ جائز ہے؟ میں نے براء بن عازبؓ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم بھی اس قسم کی بیع و شرا کیا کرتے تھے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا، معاملہ دست بہ دست ہو تو کوئی حرج نہیں مگر ادھار ہو تو جائز نہیں۔ راوی: عبدالرحمٰن بن مطعمؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۶۶۸: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۶۶۹،۳۶۷۰: جب رسول مکرمؐ مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے یہودیوں کو عاشورے کے دن عزت و تکریم کرتے اور اس دن روزہ رکھتے دیکھا۔ آپؐ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غالب کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تو ہم اِس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں اور پھر حضورؐ نے اِس دن کے روزے کا حکم دیا۔ راویان: ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۶۷۱: رسالت مآبؐ بالوں میں مانگ نہیں نکالتے تھے۔ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالا کرتے۔ جب کہ مشرکین مانگ نکالتے۔ جس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ ملتا تو آپؐ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث ۳۶۷۲: وہ اہل کتاب ہی ہیں جنھوں نے اپنی کتاب تورات کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (یعنی) بعض پر ایمان لے آئے اور بعض سے کفر کیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۶۷۳: میں دس سے اوپر مالکوں کے قبضے میں رہا (یعنی بیچا گیا)۔ اور ایک ایک کر کے بدلا جاتا رہا۔ راوی: سلمان فارسیؓ۔

حدیث ۳۶۷۴: میں رام ہرمز شہر کا رہنے والا ہوں۔ راوی: سلمان فارسیؓ۔

حدیث ۳۶۷۵: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھے سو (۶۰۰) سال کا زمانہ ہے۔ راوی: سلمان فارسیؓ۔

Siddiqui Publications